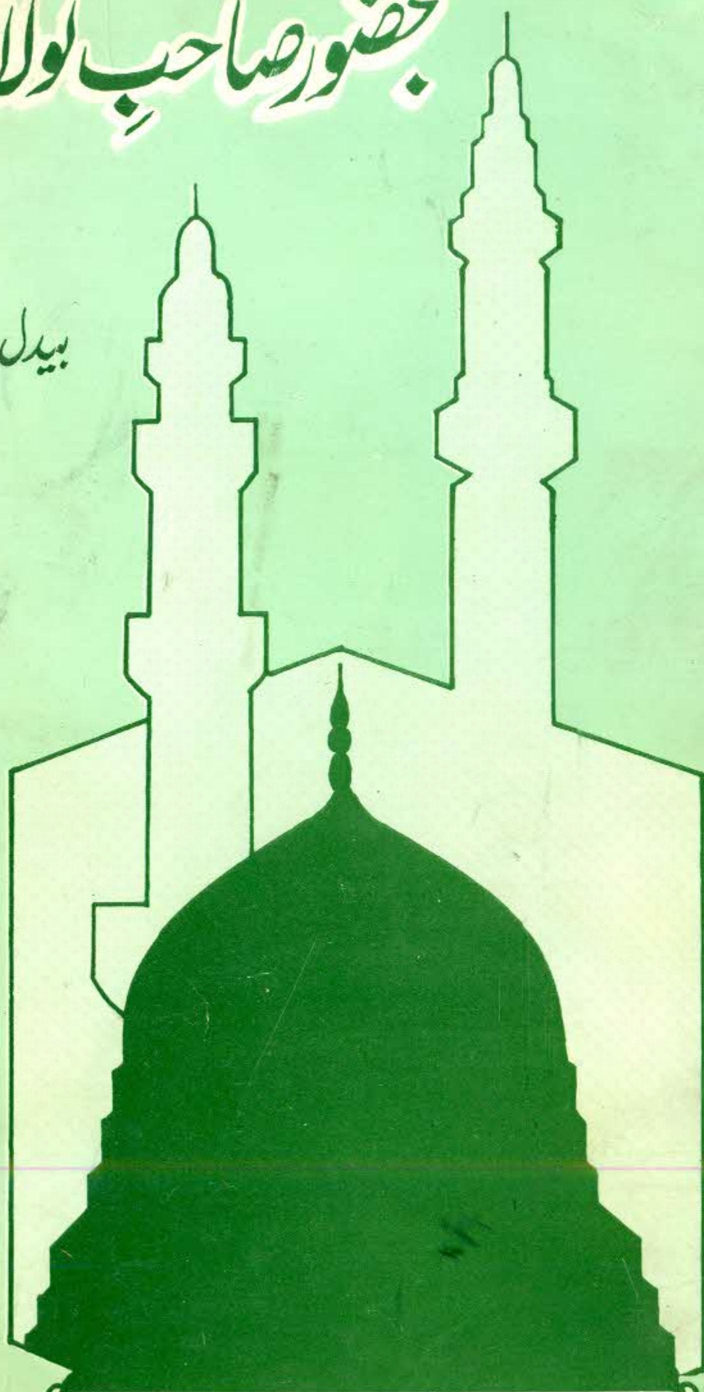
بحضورِ صاحبِ لولاکؐ

بیدل فاروقی



مطبوعاتِ حُرمت
بینک روڈ ○ راولپنڈی

جملہ حقوق محفوظ

طبع اوّل ——— ۱۹۸۳ء

تعداد ——— ایک ہزار

مطبع ——— خورشید پرنٹرز لمیٹڈ، اسلام آباد

ناشر ——— زاہد ملک

قیمت ——— ۱۵/- روپے

اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی
النَّبِیِّ ط یٰٓاَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا
عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا ○

خدا اور اس کے فرشتے پیغمبرؐ پر درود بھیجتے ہیں۔
مومنو! تم بھی پیغمبرؐ پر درود اور سلام بھیجا کرو۔

فہرست

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ

پیش لفظ

یہ ایک حقیقت ہے اور اس کی صداقت پر ہمارا پختہ ایمان ہے کہ اللہ تعالیٰ کی توفیق جب تک اپنے بندے کی دستگیری نہیں کرتی۔ راہِ راست پر اس کا گامزن ہونا ممکن نہیں ہوتا۔ وہ شخص دنیا کے جھمیلوں سے اپنا دامن بچا کر نیک مقاصد کی تکمیل میں اپنا وقت صرف کرتا ہے جس پر اس کے پروردگار کی خصوصی نظرِ کرم ہو۔

اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کے بعد اس کی شانِ تخلیق کے شاہکار، نورِ مجسم، رحمتِ عالم سیدِ کائنات فخرِ موجودات حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مدحت اور ثنا گستری افضل ترین اعمالِ صالحہ میں سے ہے۔ جس شخص کو یہ سعادت نصیب ہو اُسے یہ باور کرنا چاہیئے کہ مولا کریم نے اس پر احسانِ عظیم فرمایا ہے۔ حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نعت گوئی کے لئے علم و دانش بھی ناگزیر ہے لیکن اس سے بھی زیادہ جذبۂ عشق و محبت اہم ہے۔ انسان نعتِ مصطفویؐ کا حق ادا نہیں کر سکتا جب تک اس کے دل میں جذبۂ عشق موجزن نہ ہو۔ صرف دلِ بے تاب اور چشمِ اشکبار کو یہ حق پہنچتا ہے کہ وہ بارگاہِ جمالِ مصطفوی میں ارمغانِ عقیدت پیش کرے۔

بیدل فاروقی صاحب حضرت شیخ الاسلام قطب الاقطاب فرید الحق والدین مسعود گنج شکرؒ کے خانوادہ گرامی کے چشم و چراغ ہیں۔ عشقِ مصطفویؐ کی دولت انہیں ورثہ میں ملی ہے۔ دلِ پُرسوز اس خاندان کا طرۂ امتیاز ہے۔ اِن کا دیوانِ نعت پڑھ کر احساس ہوتا ہے کہ مولا کریم

نے ان کو اپنی نعمتوں کے خزانوں میں سے جذبۂ عشق و محبّت کا دُرِّ شہوار عطا فرمایا ہے اور اس جذبہ کو دل آویز قوّتِ گویائی بخشی ہے تاکہ وہ اپنے خلوص اور عشق کو الفاظ کا رنگین جامہ پہنا کر عُشّاقِ بارگاہِ نبوی کی خدمت میں پیش کر سکیں۔ ان کے کلام میں سادگی ہے، وارفتگی ہے جس نے ان کے اشعار کو ازحد مؤثر اور دلکش بنا دیا ہے ان کی تقریباً تمام نعتیں اپنے اندر درد و سوز اور کیف و سرُور کی ایک دُنیا لئے ہوئے ہیں جب آپ اِن کے دیوانِ نعت کا مطالعہ کریں گے تو خود ہی آپ کو اندازہ ہوگا کہ کہنے والے نے تکلّف اور تصنّع سے بالاتر ہو کر محض اپنے قلبی جذبات کا اظہار کیا ہے۔ بعض مقامات تو ایسے ہیں کہ وہ اپنے قاری کو اپنے ساتھ بہا کر لے جاتے ہیں یوں محسوس ہوتا ہے کہ درد و سوز کی جو دولت مبدأ فیاض نے انہیں بڑی فراوانی سے عنایت فرمائی ہے وہ اسے اپنے قارئین میں بانٹتے چلے جاتے ہیں۔ مندرجہ ذیل دو شعر آپ بھی پڑھیئے۔ آپ ان کی بے ساختگی اور دلی وارفتگی کا اعتراف کرنے پر مجبور ہو جائیں گے ؎

درِ حبیبؐ سے اے پاسباں اُٹھا نہ مجھے
کہاں مَیں چھوڑ کے جاؤں اِس آستانے کو
میں روزگار کی تیغِ ستم کا گھائل ہوں
حضورؐ آیا ہوں مَیں زخمِ دل دِکھانے کو

جمالِ محبُوب کے سامنے ایک عاشقِ دلفگار کی بے بسی اور حسرتِ دید کو کس پیارے انداز میں بیان کرتے ہیں ؎

میں قتیلِ تیغِ ابرو، میں اسیرِ زُلفِ جاناں
میں فدائے حُسنِ کامل، کہ ہے شاہکارِ یزداں
میں ہوں عاشقِ جمالِ رُخِ رشکِ ماہِ کنعاں
وہ تمام حُسن و خوبی میں تمام چشمِ حیراں
مجھے اِک نظر دکھاتے تو کچھ اور بات ہوتی

اس بند میں کہ "وہ تمام حُسن و خوبی میں تمام چشمِ حیراں" اہلِ نظر کی خاص توجہ کا مستحق ہے۔

ایک مُحبِّ صادق کی سب سے بڑی آرزو یہ ہوتی ہے کہ اسے اپنے محبُوب کی نگاہِ لُطف و کرم نصیب ہو جائے اس کے لئے وہ ہر قسم کے جتن کرتا ہے۔ اپنی اس بے تاب آرزو کے مؤثر اظہار کے لئے وہ ہر دلکش اسلوب اختیار کرتا ہے بلکہ یوں کہنا زیادہ مناسب ہے کہ اس کی بے چین طلبِ صادق از خود دل آویز اسلوب میں رُونما ہو کر محبُوب کی نگاہِ لُطف کو اپنی طرف مبذول کرنے لگتی ہے ایک ایسے ہی مقام پر بیدلؔ صاحب لکھتے ہیں۔ ؎

نقابِ رُوئے منوّر ذرا اٹھا دیجئے
ہمیں بھی حُسنِ دل افروز اب دکھا دیجئے
دل و نظر کو جوابِ قمر بنا دیجئے
ہمارے مسکنِ ایماں کو جگمگا دیجئے
ہجومِ شوق میں بے اختیار ہم بھی ہیں

عام طور پر دیکھا گیا ہے کہ محبّت کا دَم بھرنے والے عمل کے میدان میں بہت سُست گام ہوتے ہیں۔ بیدلؔ صاحب مئے عشق و محبّت سے سرشار ہونے کے باوجود اس حقیقت کو اپنی آنکھوں سے کبھی اوجھل نہیں ہونے دیتے کہ سچی محبّت کا تقاضا اطاعتِ محبُوب ہے۔ جو محبّت کے لمبے چوڑے دعوے کرتے ہیں لیکن ان کی زندگی کا دامن نافرمانی کے داغوں سے داغدار ہوتا ہے ان کے عشق کا دعویٰ ہر گز قابلِ تسلیم نہیں ہوتا۔ فرماتے ہیں ؎

دعوئے عشق اس کا سرتاسر غلط جس نے اگر
ہر عمل سے رسمِ خُلقِ احمدؐ جاری نہ کی

اسی طرح محبّانِ حسین علیہ السلام کو بھی تنبیہہ کرتے ہیں ؎

کیا فائدہ جو نقشِ قدم پہ نہ ہم چلے
کہنے کو لاکھ ہم کہیں رہبر حسینؑ ہے

عشق و خرد کا یہ حسین امتزاج بڑا ہی دل پسند ہے۔

اللہ تعالیٰ بیدؔل صاحب کے اس ذوق کو مزید رفعتیں لطافتیں اور نفاستیں مرحمت فرمائے تاکہ وہ جمالِ حسنِ محمدیؐ کے سدا بہار گلشن کے پھولوں سے حسین و جمیل گلدستے تیار کر کے انسانیت کے قلب و نظر کو تازگی عطا فرماتے رہیں۔

انہوں نے اپنے دیوانِ نعت کا آغاز حمدِ باری تعالیٰ سے کیا ہے جو بہت ایمان افروز ہے ویسے تو حمدِ باری تعالیٰ کے تمام اشعار بڑے دلکش اور دل آویز ہیں لیکن یہ کہہ کر تو انہوں نے اظہارِ حقیقت کا حق ادا کر دیا ہے کہ ؎

حیرت فزا و ہوش رُبا جلوۂ صفات
کس میں ہے تاب دیکھے جو تیری تجلیات
جذبِ درُون و تابِ نظر آزما ہے تُو
نظّارہ سوزِ جلوۂ برقِ ادا ہے تُو

عارفینِ کاملین نے بھی عمر بھر کی ریاضتوں اور مجاہدوں کے بعد یہ کہہ کر اسی حقیقت کو بیان کیا ہے۔

ماعرفناك حق معرفتك وماعبدناك حق عبادتك

جسٹس پیر محمّد کرم شاہ
سجّادہ نشین۔ بھیرہ

حرفِ آغاز

جولائی ۱۹۳۲ء کی بات ہے مجھے میرے ماموں کے ہمراہ ریاست بھوپال بھیج دیا گیا۔ بھوپال میں شعر و شاعری کا بہت زور تھا۔ خاص طور سے جب جگؔر مراد آبادی آجاتے تھے تو مشاعروں کا بہت زور ہو جاتا تھا۔ میں اُس زمانہ میں مزاحیہ اشعار کہا کرتا تھا۔ اپنے ایک دوست احمد میاں سہارنپوری کی وساطت سے حضرت واقف الٰہ آبادی سے تعارف کے ساتھ شرفِ تلمّذ بھی حاصل ہو گیا۔ جنہوں نے جلد ہی میرا ذوقِ سخن سنجیدہ شاعری کی طرف موڑ دیا۔ اُس وقت سے اب تک غزل کہہ رہا ہوں۔

مَیں ۱۹۶۳ء میں واہ آرڈننس فیکٹری میں بہ سلسلۂ ملازمت مقیم تھا۔ ایک روز شام کے وقت مکان کے باہر برآمدے میں کھڑا تھا کہ میرے محکمہ کے ایک ساتھی اُدھر سے گذرے مجھے دیکھ کر ٹھہر گئے۔ مزاج پُرسی کے بعد مجھ سے کہا "آپ کے پڑوس میں ہر ماہ نعتیہ مشاعرہ ہوتا ہے۔ آپ کو نہیں معلوم"۔ میں نے مسکراتے ہوئے کہا "نعتیہ مشاعرہ ہوتا ہے اس لئے نہیں معلوم"۔ بہرکیف اُن کے اصرار پر مشاعرے میں چلا گیا۔ وہاں عجیب رنگ دیکھا مشاعرے میں اکثریت نوجوان شعراء کی تھی۔ اُن کے کلام نے مجھے بے حد متاثر کیا۔ ان میں کچھ شاعر ایسے بھی تھے جنہوں نے جوشِ عقیدت میں حضورؐ کو الُوہیّت کا درجہ دے دیا تھا۔ اِس قسم کے اشعار سُن کر بہت افسوس ہوا۔ مشاعرہ ختم ہوا اگلے ماہ کے لئے مصرع طرح دیا گیا۔

ع "وہ نظر سے گر پلاتے تو کچھ اور بات ہوتی"

میں نے نعت کہی اور بڑی دلسوزی سے کہی۔ اور مقرّرہ تاریخ پر مشاعرے میں پہنچ گیا۔ یہ

تھی میری نعتیہ شاعری کی ابتدا۔

میں نے عمر کے ابتدائی دَور میں مکتب میں فارسی اور عربی کے ساتھ ساتھ دینی تعلیم بھی حاصل کی جس کی وجہ سے نعت کہنے میں آسانی ہوگئی۔ جس طرح اللہ تبارک و تعالیٰ کی ذات و صفات کو ادراک میں لانا ممکن نہیں۔ اسی طرح حضورؐ کا مقام بھی متعین کرنا ممکن نہیں۔ کچھ سمجھ میں آتا ہے تو یہ کہ ؎

وہ افضل الملائکہ و اشرف البشر
خُلقِ تمام اکمل الانسان حضورؐ ہیں

اور ؎ خدا ہے مالک الملک آپ سُلطاں یارسُول اللہ
وہ خالق دوجہاں کا آپ نگراں یا رسُول اللہ

میری نعت کا محور یہی عقیدہ ہے۔ اور یہی میرے ایمان کا جزو!

نعتیہ کلام کی تدوین کی غایت

۱۹۷۳ء کے شروع میں مَیں نے غزلوں نظموں اور نعتوں پر مشتمل دیوان بعنوان "نوائے دل" مُرتّب کر کے شائع کیا۔ جب دیوان چھَپ کر سامنے آیا تو معلوم ہوا اس میں کتابت کی بے شمار اغلاط تھیں۔ دل بیٹھ گیا۔ اس کی ذمّہ داری واقعی مجھ پر آتی ہے میں کتابت کی غلطیاں درُست کرنے کے طریقہ سے واقف نہ تھا۔ بہرکیف احباب کے مشورہ پر میں نے طے کیا کہ نعت کا دیوان اِس طرح مرتّب کروں کہ اپنے دیوان "نوائے دل" کی تمام نعتیں جو کہی ہیں وہ سب یکجا کر کے ایک علیحدہ دیوان کی شکل میں شائع کر دوں۔ چنانچہ یہ دیوان بعنوان "بحضورِ صاحبِ لولاکؐ" قارئین کے سامنے ہے۔

کچھ اپنے حسب و نسب کے بارے میں

احقر کی پیدائش بچھرایوں ضلع مراد آباد (بھارت) میں ہوئی۔ والد مرحوم کی طرف سے سلسلۂ نسب حضرت بابا فرید الدّین مسعُود گنج شکرؒ تک پہنچتا ہے اور حضرت بابا گنج شکرؒ سے

حضرت عمر فاروق بن خطابؓ تک پہنچتا ہے اور والدہ مرحومہ کی طرف سے سلسلۂ نسب خلیفۂ اوّل حضرت ابوبکر صدیقؓ سے جا ملتا ہے۔ مجھ سراپا معصیّت کو عاشقِ رسُولؐ ہونے کا دعویٰ تو نہیں ہے کیوں کہ میں نے حضورؐ کی اتباعؔ میں نہ اپنی صُورت بنائی اور نہ سیرت، نہ میرا عمل ہے اور نہ کردار۔ ہاں کوشش کر رہا ہوں کہ حضورؐ کے غلاموں جیسا کردار اپنا لوُں، ممکن ہے اس طرح حضورؐ کی شفاعت نصیب ہو جائے اور بالآخر نجات کا ساماں بن جائے۔

عاصئ پُرمعاصی

اقبال مسعُود احمد بیدل فاروقی

قبلہ والد محترم مرحوم کی دِلی آرزو تھی کہ ان کا یہ نعتیہ مجموعہ جلد از جلد شائع ہو جائے۔ اس سلسلے میں وہ حد درجہ ہمہ تن کوشاں تھے۔ کتابت بھی مکمل کرا چکے تھے لیکن افسوس عمر نے وفا نہ کی اور ۷ ِ افروری ۱۹۸۳ء کو رحلت فرما گئے۔ انّالِلّٰہ و انّا الیہ راجعون۔ اب ان کے اس نذرانۂ عقیدت کی طباعت و اشاعت کا فرض میں ادا کر رہا ہوں۔ خداوند کریم والد مرحوم و مغفور کا یہ نذرانۂ عقیدت قبول فرمائے اور مرحوم کو جنّت الفردوس میں اعلیٰ درجات عطا فرمائے۔

سب قارئین کرام سے گذارش ہے کہ وہ والد مرحوم کے حق میں دعائے مغفرت اور پسماندگان کے لئے صبرِ جمیل کی دُعا فرمائیں۔

فہیم مسعُود فاروقی

حمدِ باری تعالیٰ

ادراک میں جو آئے تو کس طرح تیری ذات
اک پَرتوِ لطیف ہے تیرا، یہ کائنات
حیرت فزا و ہوش رُبا جلوۂ صفات
کس میں ہے تاب دیکھے جو تیری تجلّیات
جذبِ درُون و تابِ نظر آزما ہے تُو
نظّارہ سوزِ جلوۂ برقِ ادا ہے تُو

کرّوبیاں رکوع میں سجدے میں قدسیاں
سب ذکر میں ہیں محو مَلک ہوں کہ انس و جاں
تیرا شریک کوئی نہیں ربِّ دو جہاں
یکتا ہے ذاتِ پاک تری بے نظیر شاں
حقّا! کہ ربِّ ارض و سماوات ہے تُو ہی
ہر انس و جاں کے دِل کی مناجات ہے تُو ہی

تُو عالم الغیوب، سمیع و بصیر ہے
قیّوم ہے قدیم و حکیم و قدیر ہے
رحمٰن ہے رحیم و علیم و خبیر ہے
مولائے دو جہاں ہے تو ہی دستگیر ہے
بے شک تجھے ہے بندوں کے ہر حال کی خبر
تو رحمتِ تمام ہے بندوں پہ رحم کر

ارض و سماو کرُسی و لوح و قلم تمام
مخلوقِ عرش و فرش بصد عجز و احترام
گُلہائے رنگ رنگ نسیمِ سُبک خرام
کرتے ہیں اے خدا تری حمد و ثنا مدام
ہر لمحہ ہر نفس ترا انعام بے حساب
دونوں جہاں پہ تیرے ہیں اکرام بے حساب

تسلیم ہے مجھے کہ میں عصیاں شعار ہوں
بے شک ز فرق تا بہ قدم داغدار ہوں
کوتاہیوں پہ اپنی بہت شرمسار ہوں
ہر دَم ترے کرم کا میں اُمّیدوار ہوں
دُنیا مجھے نہ اے مرے پروردگار دے
عقبیٰ سنوار دے مری عقبیٰ سنوار دے!

چراغِ خانۂ گنجِ شکرؒ

چراغِ خانۂ گنجِ شکرؒ ہوں
یہ نسبت ہے مجھے اس آستاں سے
درِ خواجہ پہ بیدؔل آپڑا ہوں
مُرادیں لے کے جاؤں گا یہاں سے

مُحمّدؐ کی عظمت

عظمت سے محمّدؐ کی تُو واقف نہیں بیدؔل
محدود تری عقل بھی کوتاہ نظر بھی
نادان سمجھتا ہے انہیں اپنی طرح وُہ
سرتا بقدم نُور بھی ہیں اور بشر بھی

سرِ گنبدِ خضریٰ

انوار کی بارش ہے سرِ گنبدِ خضریٰ
جس پر ہے فدا تابشِ خورشید و قمر بھی
بے چارگیٔ ذوقِ نظارہ کوئی دیکھے
جلوے بھی ہیں اور تنگیِ دامانِ نظر بھی

شمعِ رسالت

اِک پردۂ فانوس میں ہے شمعِ رسالت
آنکھوں سے وہ پنہاں بھی ہے اور پیشِ نظر بھی
وہ عرش پہ محمود ہے اور فرش پہ محبوب
اُس کا رُخِ پُر نور اُدھر بھی ہے اِدھر بھی

روزِ محشر

کسے روزِ محشر نہ آمد بکارے
مگر سیّد الانبیاءؑ اللہ اللہ
زدستِ ملائک رہانید مارا
کرم کرد برحالِ ما اللہ اللہ

نعت

کچھ اس انداز سے وہ رُونما ہے
کہ ہر نظّارہ جلوہ بن گیا ہے

محمدؐ کا دِیا رَبّ کا دِیا ہے
محمدؐ آسرا دَر آسرا ہے

خُدا کا نُور ہے نُورِ محمّدؐ
محمدؐ مظہرِ ذاتِ خدا ہے

یہ کس کی یاد میں آنسو گرے ہیں
ہر آنسو ایک موتی بن گیا ہے

محمدؐ کا وسیلہ ڈھونڈ بیدؔل
خدا سے گر تجھے کچھ مانگنا ہے



شافعِ محشر

شاہِ کونینؐ کی جس پر بھی عنایت ہوگی
زندگی اُس کی مسرّت ہی مسرّت ہوگی

آ بتا دوں تجھے محشر میں جو حالت ہوگی
سر پہ خورشیدِ قیامت کی تمازت ہوگی

ہر طرف آہ و بُکا وحشت و دہشت ہوگی
ساری مخلوق گرفتارِ مصیبت ہوگی

باپ بیٹے کو نہ دیکھے گا نہ پہچانے گا
نفسی نفسی کی یہ کیفیّت و نوبت ہوگی

پھٹ رہے ہوں گے سلاطین کے دل دہشت سے
انتہا یہ ہے کہ نبیوں پہ بھی رِقّت ہوگی

کوئی انسان نہ انسان کے کام آئے گا
انبیاء کو بھی سفارش کی نہ جرأت ہوگی

جمع ہو جائیں گے جب حشر کے میداں میں تمام
منعقد داورِ محشر کی عدالت ہوگی

دست بر سینہ وصف بستہ کھڑے ہوں گے تمام
اُس گھڑی شافعِ محشر کو اجازت ہوگی

شافعِ محشر و محبوبِ خدا آئیں گے
داورِ حشر سے امّت کی شفاعت ہوگی

ہم گنہگاروں کو دیکھیں گے بڑی شفقت سے
اُمّتی لب پہ نگاہوں میں محبّت ہوگی

جائیں گے لے کے ہمیں دامنِ رحمت میں حضورؐ
ہمہ تن چشم ہمارے لئے جنّت ہوگی

مدحتِ آلِ نبیؐ کر ہمہ ساعت بیدل
تیری بخشش کے لئے اُن کی وساطت ہوگی



مقامِ مُصطفےٰؐ [41]

عرش کی زینت ہے نامِ مصطفےٰؐ
قُربِ یزداں ہے مقامِ مصطفےٰؐ

قلبِ مومن ہے مقامِ مصطفےٰؐ
روح زندہ ہے بنامِ مصطفےٰؐ

فکرِ اُمّت جاگتے سوتے مُدام
اللہ اللہ صبح و شامِ مصطفےٰؐ

پا بہ نعلین آئیے، رَبّ نے کہا
اللہ اللہ احترامِ مصطفےٰؐ

قبر میں کہہ دوں گا اے منکر نکیر
مَیں ہوں اک ادنیٰ غلامِ مصطفےٰؐ

پوچھئے ذرّوں سے ارضِ پاک کے
حُسنِ اندازِ خرامِ مصطفےٰؐ

ہو گیا وہ مست صہبائے الَست
پی لیا جس نے بھی جامِ مصطفےٰؐ

راہ میں آنکھیں بچھائیں جبرئیلؑ
کتنا اونچا ہے مقامِ مصطفےٰؐ

وقتِ آخر یا الٰہ العالمین
لب پہ بیدلؔ کے ہو نامِ مصطفےٰؐ



درِ حبیبؐ

ترے حضور میں جی چاہتا ہے آنے کو
ترس رہی ہے جبیں تیرے آستانے کو

مدینے جاتا ہے ہر ایک یوں تو جانے کو
وہ خوش نصیب ہے جائے جو پھر نہ آنے کو

اُس آستانے کی عظمت خدا ہی جانے ہے
فرشتے چومنے آئیں جس آستانے کو

حریمِ قدس ہے ہشیار باش دیدۂ شوق
یہاں فرشتے اُترتے ہیں سر جھکانے کو

درِ حبیبؐ سے اے پاسباں اُٹھا نہ مجھے
کہاں میں چھوڑ کے جاؤں اس آستانے کو

مَیں روزگار کی تیغِ ستم کا گھائل ہوں
حضورؐ آیا ہوں مَیں زخمِ دل دِکھانے کو

حضورؐ روضۂ اقدس پہ اب بلا لیجیے
تڑپ رہا ہے یہ کب سے غلام آنے کو

جو خاکروبی کی خدمت ملے مجھے بیدل
تو اپنی پلکوں سے جھاڑوں مَیں آستانے کو



اللہ اللہ

مقامِ حبیبِ خُدا اللہ اللہ
ہے ادراک سے ماورا اللہ اللہ

تصوّر میں کون آگیا اللہ اللہ
کہ دِل شوق میں جھوم اُٹھا اللہ اللہ

امامِ رُسل بن کے اقصیٰ جو پہنچے
رسُولوں نے کی اقتدا اللہ اللہ

مہ و مہر، ارض و سما اُن کے تابع
دو عالم کے فرمانروا اللہ اللہ

قمر پر نبیؐ کا تصرّف تو دیکھو
اشارے سے شق کر دیا اللہ اللہ

امیر اور ہو جسمِ اطہر پہ کملی
فقیر اور شہِ دوسرا اللہ اللہ

یہ خلّاقِ عالم کا احساں ہے بیدؔل
محمدؐ ہمیں دے دیا اللہ اللہ



دَردِ مہجوری

روضۂ اقدس پہ کہنا جا کے اے بادِ صبا
دَردِ مہجوری ہے تیری یاد ہے صبح و مسا
تیرے دیوانے کے لب پر ہے یہی ہر دَم صدا
اے سراپا حُسن و خوبی آ! نگاہ و دل میں آ
ایک مدّت سے تمنّا ہے ترے دیدار کی

آہ ناواقف ہے زاہد رہگزارِ عشق سے
معترض ہے ناسمجھ جوشِ عقیدت پر مرے
دولتِ کونین سے بڑھ کر ہے وہ میرے لئے
سر چڑھاؤں لب سے چوموں آنکھوں میں رکھ لوں اسے
خاک مل جائے جو مجھ کو کوچۂ دلدار کی

یہ جہانِ رنگ و بُو اور یہ سکوں پرور بہار
زندگی کی ہر خوشی ہر عیش مَیں کر دوں نثار
دل بھی اپنا نذر کر دوں جان بھی دیوانہ وار
اِس حیاتِ مختصر میں صرف بیدلؔ ایک بار
گر میسّر ہو زیارت احمدِ مختارؐ کی



کچھ اور بات ھوتی

وہ حریمِ دل میں آتے تو کچھ اور بات ہوتی
رگ و پے میں وہ سماتے تو کچھ اور بات ہوتی
مجھے مست وہ بناتے تو کچھ اور بات ہوتی
مری تشنگی بڑھاتے تو کچھ اور بات ہوتی
"وہ نظر سے گر پلاتے تو کچھ اور بات ہوتی"

میں قتیلِ تیغِ ابرو میں اسیرِ زُلفِ جاناں
میں فدائے حُسنِ کامل کہ ہے شاہکارِ یزداں
مَیں ہوں عاشقِ جمالِ رُخِ رشکِ ماہِ کنعاں
وہ تمام حُسن و خوبی مَیں تمام چشمِ حیراں
مجھے اک نظر دکھاتے تو کچھ اور بات ہوتی

ہمیں کیا خبر جہاں کی ہمیں کیا غرض جہاں سے
نہ زماں کی فکر ہم کو نہ ہے واسطہ مکاں سے
نہ زمیں سے کوئی مطلب نہ غرض ہے آسماں سے
کہ جبیں کو ہے تعلق اُسی سنگِ آستاں سے
اُسی آستاں پہ جاتے تو کچھ اور بات ہوتی

بہ سرشکِ چشمِ غمگیں بہ زبانِ بے زبانی
بہ فغانِ بے صدا و بکمالِ سرگردانی
ہمہ دردو سوز بن کر بطریقِ نعت خوانی
بحضورِ شاہِ بطحا غمِ ہجر کی کہانی
بہ زبانِ دل سناتے تو کچھ اور بات ہوتی

شب و روز بڑھ رہی ہے مرے دل کی بیقراری
یہی آرزو کہ گزرے وہیں میری عمر ساری
اُسی دَر کا مَیں گدا ہوں اُسی دَر کا میں بھکاری
کہ جہاں میں ہے مجھے تو اُسی دَر کی خاک پیاری
اُسی دَر پہ وہ بلاتے تو کچھ اور بات ہوتی

نہیں دیکھا اُن کو لیکن ہمہ وقت ہے یہ حالت
نہیں چین لینے دیتا کسی طرح دردِ اُلفت
جہاں ذکر اُن کا آیا نکل آئے اشکِ حسرت
جوں ہی یاد اُن کی آئی ہوئی طاری دل پہ رقّت
کہیں سامنے وہ آتے تو کچھ اور بات ہوتی

درِ رحمتِ دو عالَم مری زندگی کی منزل
یہی زندگی کا مقصد یہی زندگی کا حاصل
وہی خاک میرے سَر پر اُسی خاک کے مَیں قابل
یہی آرزو تھی میری وہیں دفن ہوتا بیدؔل
اُسی خاک میں ملاتے تو کچھ اور بات ہوتی



شہِ خوباںؑ

اپنی ہستی کا جو انسان کو عرفاں ہو جائے
لفظِ تسلیم و رضا زیست کا عنواں ہو جائے

شعلۂ عشق اگر دل میں فروزاں ہو جائے
ہر بُنِ مُو سے عیاں جلوۂ جاناں ہو جائے

گر توجّہ تری کونین کے سلطاں ہو جائے
معصیت کوش بھی اک صاحبِ عرفاں ہو جائے

آدمی کتنا بھی ہو معصیت آلود مگر
تیرے دربار میں آجائے تو انساں ہو جائے

تیری آواز پہ حسرت ہے کہ لبّیک کہوں
جلوہ گر کاش کہ تو پھر سرِ فاراں ہو جائے

ایک تصویرِ خیالی پہ مِٹا جاتا ہے دِل
اور اگر پیشِ نظر جلوۂ جاناں ہو جائے

دل بھی کھنچ آیا ہے آنکھوں میں تمنّا بن کر
اب تو دیدار مجھے اے شہِ خوباں ہو جائے

(ق)

ہے ترے حسن سے مہر و مہ و انجم کو فروغ
تُو کہ جس ذرّے کو دیکھے وہ درخشاں ہو جائے

میں بھی مدّت سے ہوں محتاجِ توجّہ شاہاؑ
مجھ پہ بھی ایک نظر اے شہِ خوباںؑ ہو جائے

گوشۂ قبر ہے تاریک، کٹھن ہے منزل
آپ چاہیں تو یہ منزل مری آساں ہو جائے

وارثِ خُلد حقیقت میں وہی ہے بیدلؔ
نام و ناموسِ محمدؐ پہ جو قرباں ہو جائے



معراجِ مصطفیٰؐ

محبوبِ حق جو عازمِ عرشِ عُلیٰ ہے آج
خورشید زیرِ دامنِ شب چھُپ گیا ہے آج

شبنم ہے عطر بیز معطّر فضا ہے آج
محبوب پاس اپنے مُحب کے گیا ہے آج

معراج کی ہے شب درِ رحمت کھُلا ہے آج
شانِ حبیبِ خالقِ کُل رونما ہے آج

عالم تمام ذکرِ نبیؐ کر رہا ہے آج
ہر ذرّے کی زبان پہ صلِّ علیٰ ہے آج

وقتِ دُعا ہے بابِ اثر کھُل گیا ہے آج
مانگو اٹھا کے ہاتھ جو کچھ مانگنا ہے آج

وہ سیّد البشر ہے بشیر و نذیر ہے
معراجِ مصطفیٰؐ سے یہ ثابت ہوا ہے آج

دونوں جہاں کے سارے حجابات اُٹھ گئے
گویا کہ لامکاں سے مکاں مل گیا ہے آج

روزِ ازل سے عرش کو تھی جس کی آرزو
وہ نورِ اوّلینِ مجسّم گیا ہے آج

وہ تو بشر کی منزلِ اوّل ہے جبرئیل
یعنی کہ سدرہ تیری جہاں انتہا ہے آج

فردوسِ گوش اُس کا بہار آفریں کلام
خُلدِ نگاہ اُس کا ہر اک نقشِ پا ہے آج

آؤ کہ ہم بھی اُس پہ کریں جان و دل نثار
روح الامین جس کی ادا پر فدا ہے آج

گردابِ غم ہے اور مری کشتیٔ حیات
اے مرکزِ اُمید تو ہی ناخدا ہے آج

مَیں پیکرِ گناہ ہوں تُو رحمتِ تمام
اے رحمتِ تمام ترا آسرا ہے آج

مجھ کو بھی اپنے دامنِ رحمت میں لیجئے
با اشک و آہ بس یہ مری التجا ہے آج

دیجے مجھے بھی اِذنِ سفر از رہِ کرم
میرے بھی دل میں حسرتِ خاکِ شفا ہے آج

تیرے دیارِ پاک کی مٹی نصیب ہو
موت آئے مجھ کو در پہ ترے یہ دعا ہے آج

دل میں بس اک اُمیدِ نگاہِ کرم لئے
بیدلؔ حضورِ قلب سے محوِ دعا ہے آج



قیادت ہو تو ایسی ہو

مدینے میں ہُوا اک شور دشمن آ گیا سر پر
گھروں سے لوگ سُن کر یہ خبر آنے لگے باہر

خبر پاتے ہی نکلے گشت پر وہ ہادیٔ و رہبرؐ
جب آئے گشت کر کے رہ گئے سب دیکھ کر ششدر

کہ تھے بے زین کے گھوڑے پہ بیٹھے شاہِ بحر و بر
مخاطب کر کے لوگوں سے کہا کیا خوف کیسا ڈر

کہ اطرافِ مدینہ میں نہیں کفّار کا لشکر
سکون و امن سے سب لوٹ آئے اپنے اپنے گھر

قیادت ہو تو ایسی ہو شجاعت ہو تو ایسی ہو

حبیبِ حق کا یہ اسلام پر ہے اک بڑا احساں
گئے کفار سے لڑنے اُحد میں بے سروساماں

رضائے حق پہ دندانِ مبارک کر دیا قرباں
ہوئے اہلِ وفا آتش بجاں اندوہگیں حیراں

اویسِ قرنیؒ مہجور نے با دیدۂ گریاں
غمِ عشقِ نبیؐ میں توڑ ڈالے اپنے سب دنداں

عقیدت ہو تو ایسی ہو محبت ہو تو ایسی ہو



ہم بھی ہیں

رہینِ گردشِ لیل و نہار ہم بھی ہیں
نشانۂ ستمِ روزگار ہم بھی ہیں

اسیرِ گیسوئے شب ہائے تار ہم بھی ہیں
سیاہ بخت و غریب الدّیار ہم بھی ہیں

پئے کرم ہمہ تن انتظار ہم بھی ہیں

فدائیوں میں ترے شہریار ہم بھی ہیں
وفا شعار و اطاعت گزار ہم بھی ہیں

تری ہی یاد میں شب زندہ دار ہم بھی ہیں
خبر تو ہو گی تجھے بے قرار ہم بھی ہیں

عنایتوں کے تری خواستگار ہم بھی ہیں

ہمارے سوءِ عمل نے جُھکا دیا ہے سر
گدا ہیں ہم بھی ترے در کے شاہِ بحر و بر

زفرق تا بقدم عجز و التجا بن کر
ترے حضور میں آئے ہیں اب بہ چشمِ تر

کہ دل شکستۂ و زار و نزار ہم بھی ہیں

جبینِ شوق ہے اور سنگِ آستاں تیرا
ہیں سجدہ ریز ترے در پہ اے شہِ بطحاؐ

ذلیل و خوار ہمیں کر رہی ہے اک دُنیا
ہمارے حالِ زبوں پر بھی اک نظر آقاؐ

ترے غلام ترے جاں نثار ہم بھی ہیں

نقابِ روئے منوّر ذرا اٹھا دیجے
ہمیں بھی حُسنِ دل افروز اب دکھا دیجے

دل و نظر کو جوابِ قمر بنا دیجے
ہمارے مسکنِ ایماں کو جگمگا دیجے

ہجومِ شوق میں بے اختیار ہم بھی ہیں

حریمِ ناز کا پردہ اٹھا کے دیکھیں گے
ہم اپنا ذوقِ نظر آزما کے دیکھیں گے

بہارِ گُلشنِ طیبہ کی، جا کے دیکھیں گے
گُلوں کو دیدہ و دل سے لگا کے دیکھیں گے

فدائے جلوۂ حُسنِ بہار ہم بھی ہیں

حضورؐ آپ کو ذرّہ نواز کہتے ہیں
غریب پرور و بندہ نواز کہتے ہیں

حضورؐ ہی کو کہہ و مہ نواز کہتے ہیں
فقیر دوست شہنشہ نواز کہتے ہیں

نگاہِ لُطف کے امّیدوار ہم بھی ہیں

بروزِ حشر حساب وکتاب سے بیدؔل
خطا وسہو کے اس احتساب سے بیدؔل

بچیں گے کیسے خدا کے عذاب سے بیدؔل
کریں گے عرض رسالت مآبؐ سے بیدؔل

کہ نام لیوا ترے تاجدارؐ ہم بھی ہیں



ثناخوانِ محمدؐ

شاہانِ زماں حلقہ بگوشانِ محمدؐ
ہیں ارض و سما تابعِ فرمانِ محمدؐ

صَد رشکِ مہ وخُور، رُخِ تابانِ محمدؐ
صد غیرتِ انجم دُرِ دندانِ محمدؐ

بیدؔل بھی ہے یارب زفدایانِ محمدؐ
پروانۂ شمعِ رُخِ تابانِ محمدؐ

بس ایک تمنّا ہے مری حشر میں یارب
مل جائے مجھے سایۂ دامانِ محمدؐ

مانا کہ گنہگار وسیہ کار ہوں لیکن
بندہ ہوں ترا اور ثنا خوانِ محمدؐ

سو بار اگر زیست عطا ہو مجھے بیدؔل
سو جان سے کر دوں اسے قربانِ محمدؐ



مرتبہ وشانِ محمدؐ

اللہ عزّ و جل ہے ثنا خوانِ محمدؐ
یہ ہے علوِ مرتبہ و شانِ محمدؐ

سب انس و جاں ہیں حلقہ بگوشانِ محمدؐ
عالم تمام تابعِ فرمانِ محمدؐ

کُل کائنات آئینۂ شانِ محمدؐ
عالم تمام صورتِ فیضانِ محمدؐ

حسنؓ و حسینؓ قرّۃِ چشمانِ محمدؐ
یہ ہی تو ہیں چراغِ شبستانِ محمدؐ

اُن کی تو گردَ کو بھی پہنچنا نہیں ممکن
جو کر چکے ہیں بیعتِ رضوانِ محمدؐ

اُن کے قلوب پر ہے یدِ رحمتِ باری
عصیاں سے ہیں منزّہ وہ خاصانِ محمدؐ

وہ ہی تو ہیں رضائے الٰہی سے مشرّف
وہ ہی تو اصل میں ہیں فدایانِ محمدؐ

دنیا میں اُن کو مل گئی بخشش کی بشارت
اللہ رے نصیبِ محبّانِ محمدؐ

ہر اک نفَس ہے صدقۂ محبوبِ دوعالم
ہر لمحۂ حیات ہے احسانِ محمدؐ

بیدؔل نجات کی تو ہے بس ایک ہی صورت
چھُوٹے نہ ترے ہاتھ سے دامانِ محمدؐ



دیدنی ھے

دیارِ حبیبِ خدا دیدنی ہے
ہراک ذرّۂ پُرضیا دیدنی ہے

جہاں میرے آقاؐ ہیں آرام فرما
وہاں رحمتِ کبریا دیدنی ہے

چلو چل کے دیکھیں بہارِ مدینہ
وہ رشکِ ارم جا بجا دیدنی ہے

خطابت، اشارت، تبسّم، تکلّم
محمّدؐ کی ہر ہر ادا دیدنی ہے

ستم گر کے حق میں دعا اللہ اللہ
بہ اندازِ عفوِ خطا دیدنی ہے

غلاموں کو بخشی متاعِ دوعالم
شہِ دوسراؐ کی عطا دیدنی ہے

جس آئینہ میں ہیں دو عالم نمایاں
وہ آئینۂ نقشِ پا دیدنی ہے

پسند آئے آقاؐ کو اور نعت میری
مرا انجمِ بختِ رسا دیدنی ہے

خطا کار پر اور الطاف بیدلؔ
کرم مجھ پہ سرکارؐ کا دیدنی ہے



تمہیں تو ہو

تخلیقِ کائنات کا عنواں تمہیں تو ہو
مختارِ جزو و کُل شہِ دوراں تمہیں تو ہو

صد رشکِ آفتاب، درخشاں تمہیں تو ہو
روشن ہے جس سے عالمِ امکاں تمہیں تو ہو

محبوبِ ربّ ہو آئینہ دارِ صفاتِ ربّ
رمز آشنا و مظہرِ یزداں، تمہیں تو ہو

رونق تمام بزمِ جہاں میں تمہیں سے ہے
بزمِ جہاں کی شمعِ فروزاں تمہیں تو ہو

لوٹ آیا آفتاب معاً شق ہوا قمر
تابع ہے جس کے گردشِ دوراں تمہیں تو ہو

بے رنگ و نور گلشنِ ہستی تھا تم بغیر
شامِ خزاں کی صبحِ بہاراں تمہیں تو ہو

مٹ ہی چکی تھی وہ تو یہ کہیئے تم آ گئے
انسانیت پہ جس کا ہے احساں تمہیں تو ہو

(ق)

سر کو جھکا کے یوں درِ اقدس پہ عرض کر
عالم پناہ و رحمتِ یزداں تمہیں تو ہو

بیدلؔ کے حالِ زار پہ بھی اک نگاہِ لطف
غمخوارِ بیکساں شہِ دوراں تمہیں تو ہو



سلام

السّلام اے سبز گنبد کے مکیں
السّلام اے سرورِ دنیا و دیں
السّلام اے رحمۃ اللعالمیںؐ

اے حبیبِ خالقِ کون و مکاں　　باعثِ پیدائشِ ہر دو جہاں
آپؐ کے تابع زمین و آسماں　　آپؐ پر ہیں مشرق و مغرب عیاں

السّلام اے سبز گنبد کے مکیں
السّلام اے سرورِ دنیا و دیں
السّلام اے رحمۃ اللعالمیںؐ

ابنِ مریم کی بشارت آپؐ ہیں　　ختم ہے جس پر نبوّت آپؐ ہیں
مظہرِ نورِ حقیقت آپؐ ہیں　　آپؐ ہیں شمعِ ہدایت آپؐ ہیں

السّلام اے سبز گنبد کے مکیں
السّلام اے سرورِ دنیا و دیں
السّلام اے رحمۃ اللعالمیںؐ

آپؐ ہی سرچشمۂ عرفان ہیں　　آپؐ ہی دینِ متیں کی شان ہیں
آپؐ ہی اللہ کی برہان ہیں　　جانِ مومن ہیں دلِ قرآن ہیں

السّلام اے سبز گنبد کے مکیں
السّلام اے سرورِ دنیا و دیں
السّلام اے رحمۃ اللعالمیںؐ

آپؐ ہیں تفسیرِ قرآنِ حکیم　　آپؐ ہیں شمعِ صراطِ مستقیم
عاصیوں پر اور الطافِ عمیم　　کس قدر ہیں آپؐ امّت پر رحیم

السّلام اے سبز گنبد کے مکیں
السّلام اے سرورِ دنیا و دیں
السّلام اے رحمۃ اللعالمیںؐ

آپؐ ہیں امّت کے اپنی پاسباں　　آپؐ ہی تو ہیں امیرِ کارواں
دردمند و چارہ سازِ بیکساں　　رحمتِ یزداں شفیعِ عاصیاں

السّلام اے سبز گنبد کے مکیں
السّلام اے سرورِ دنیا و دیں
السّلام اے رحمۃ اللعالمیںؐ

یا رسول اللہ عنایت کیجئے ہم گنہگاروں پہ شفقت کیجئے
آلِ اطہر کی بدولت کیجئے کیجئے وا بابِ رحمت کیجئے

السّلام اے سبز گنبد کے مکیں
السّلام اے سرورِ دنیا و دیں
السّلام اے رحمۃ اللعالمیں

زندگی میں زندگی ہے آپؐ سے روشنی میں روشنی ہے آپؐ سے
دولتِ ایماں ملی ہے آپؐ سے مجھ کو بس وابستگی ہے آپؐ سے

السّلام اے سبز گنبد کے مکیں
السّلام اے سرورِ دنیا و دیں
السّلام اے رحمۃ اللعالمیں

کیا کہوں کتنی محبت ہے مجھے آپؐ سے کتنی عقیدت ہے مجھے
روضۂ اقدس سے الفت ہے مجھے آستاں بوسی کی حسرت ہے مجھے

السّلام اے سبز گنبد کے مکیں
السّلام اے سرورِ دنیا و دیں
السّلام اے رحمۃ اللعالمیں

بے عمل عاصی سراپا پُرخطا بیکس و ناچار بیدل آپؐ کا
آپؐ کی ہے شان میں مدحت سرا نام و ناموسِ مقدس پر فدا

السّلام اے سبز گنبد کے مکیں
السّلام اے سرورِ دنیا و دیں
السّلام اے رحمۃ اللعالمیں
السّلام اے سبز گنبد کے مکیں



آقائے مدینہ[۴۰]

بیٹھا ہوں لئے دل میں تمنّائے مدینہ
اے کاش بُلا لیں مجھے آقائے مدینہ

دل میں ہے لگن سر میں ہے سودائے مدینہ
"ہر سانس سے آتی ہے صدا ہائے مدینہ"

یارب دے وہ تاثیر مرے جذبِ دروں کو
جس سمت اُٹھے آنکھ نظر آئے مدینہ

جنّت کو وہ دیکھے نہ کبھی آنکھ اُٹھا کر
جس کی نگہ و قلب میں بس جائے مدینہ

وہ غیرتِ صد کوثر و تسنیم ہے زاہد
دیکھا نہیں تو نے ابھی صحرائے مدینہ

تو بن کے بہار آیا خزاں دیدہ چمن میں
قربان ترے اے چمن آرائے مدینہ

حاصل ہے یہی زیست کا بادامن صد چاک
ہو جائے جنوں بادیہ پیمائے مدینہ

بیدؔل بھی حضورؐ آپ کے ہی در کا گدا ہے
اس پر بھی کرم کیجئے مولائے مدینہ



غیرتِ مہِ کنعاں

سرشکِ چشمِ ندامت مژہ پہ آئے ہوئے
گناہ و جرم کا بارِ گراں اٹھائے ہوئے
نگاہِ عفو طلب کو زباں بنائے ہوئے
ترے حضور میں آئے ہیں سر جھکائے ہوئے

جہاں ہے درپئے آزار یارسولؐ اللہ
بہت ہیں بے کس و ناچار یارسولؐ اللہ
تمہیں ہو صرف مددگار یارسولؐ اللہ
تمہارے در پہ ہم آئے ہیں دل دکھائے ہوئے

دکھا دو ایک نظر مجھ کو اے شہِؐ خوباں
جمالِ روئے مبیں غیرتِ مہِ کنعاں
دل و نظر کو بنا بھی دو بیخود و حیراں
تمہاری یاد سے بیٹھا ہوں لَو لگائے ہوئے

وہ کامیاب ہیں تم سے جنہیں عقیدت ہے
وہ خوش نصیب ہیں تم سے جنہیں محبت ہے
خوشا وہ قلب کہ جس میں تمہاری الفت ہے
زہے وہ آنکھ کہ جس میں ہو تمؐ سمائے ہوئے



خیرالبشرؐ

خوش آں ساعت کہ عبداللہ کے نورِ نظر آئے
جنابِ آمنہ کے لعل صد رشکِ قمر آئے

جلو میں قدسیوں کے عرش سے جب فرش پر آئے
زمیں اچھلی خوشی سے نورِ حقؐ منتظر آئے

تعالی اللہ عالی مرتبت والا گہر آئے
شہِ ہر دوسرا فرمانروائے بحر و بر آئے

خلیق و صادق القول و امینِ معتبر آئے
جہاں میں بے نظیر انسان و بے ہمتا بشر آئے

جہانِ تیرہ و تاریک میں بن کر سحر آئے
تمام انسانیت کے رہنما و راہبر آئے

دعا جس کے لئے کی تھی خلیل اللہ نے ربّ سے
بشارت جس کی دی عیسیٰؑ نے وہ پیغامبر آئے

محمدؐ کے لئے پیدا کیا افلاک کو ربّ نے
پہن کر تاجِ لولاک لما خیرالبشرؐ آئے

تعالی اللہ یہ ہے عظمتِ کاشانۂ احمدؐ
یہاں روح الامیں بھی با ادب اور باخبر آئے

پڑا تھا پردۂ جہل و ضلالت چشمِ انساں پر
تڑپ اٹھا لعیں در پردہ جب وہ پردہ در آئے

کرم گستر نظر، لب پر تبسّم، بات میں نرمی
سراپا رحمت و باشانِ عفو و درگزر آئے

کبھی باغِ ارم کی آرزو دل میں نہ لاؤں میں
اگر اک بار مجھ کو گنبدِ خضریٰ نظر آئے

گنہگارانِ امّت کی شفاعت کے لئے بیدل
محمدؐ مصطفیٰ، محبوبِ ربّ، خیرالبشرؐ آئے



نظر ڈھونڈتی ہے

دُعا میری بابِ اثر ڈھونڈتی ہے
ہے جس دَر سے نسبت وہ دَر ڈھونڈتی ہے

اِدھر ڈھونڈتی ہے اُدھر ڈھونڈتی ہے
کسے آج میری نظر ڈھونڈتی ہے

جسے غیرتِ ماہ و خورشید کہیئے
وہی روئے انور نظر ڈھونڈتی ہے

جو رشکِ ارم ہے جو ہمدوشِ جنّت
مری حسرتِ دل وہ گھر ڈھونڈتی ہے

فرشتے بھی کرتے ہیں جس در پہ سجدے
جبینِ عقیدت، وہ در ڈھونڈتی ہے

مہکتی ہیں جس سے مدینے کی گلیاں
وہ خوشبو نسیمِ سحر ڈھونڈتی ہے

سرِ حشر آقا و مولا کو اپنے
گنہگار کی چشمِ تر ڈھونڈتی ہے

گزرتے تھے جس رہ سے شاہِ مدینہ
نظر میری وہ رہگذر ڈھونڈتی ہے

گدائے درِ مصطفٰےؐ ہوں میں بیدلؔ
درِ مصطفٰےؐ کو نظر ڈھونڈتی ہے



جلوۂ یزداں

جس نے آنکھوں سے جمالِ شہِؐ خوباں دیکھا
اس نے ہر گہ بہ نگہ جلوۂ یزداں دیکھا

دل کے آئینے میں عکسِ رُخِ جاناں دیکھا
حُسن کہتے ہیں اِسے، دیدۂ حیراں دیکھا

عشق گر ہے تو ہے بس عشقِ اویسؓ قرنی
توڑ ڈالے غمِ محبوب میں دنداں، دیکھا

عظمتِ روضۂ محبوبِ خدا کیا کہیئے
بادشاہوں کو یہاں سر بہ گریباں دیکھا

سرفراز اُن کو کیا ربّ نے تقرّب سے جنہیں
آستانِ شہِؐ کونین پہ گریاں دیکھا

یہ وہ در ہے کہ جہاں شاہ و گدا یکساں ہیں
سب کو اِس در پہ پسارے ہوئے داماں دیکھا

جو گلستانِ مدینہ سے پلٹ کر آیا
پھُول کی طرح سے ہم نے اُسے خنداں دیکھا

اس سے بڑھ کر کوئی دنیا میں نہ پایا ہشیار
ہم نے جس رند کو مستِ مئے عرفاں دیکھا

اپنے محبوب کی اُلفت سے نوازا مجھ کو
مجھ پہ اللہ تعالیٰ کا یہ احساں دیکھا

نگہِ رحم طلب دیکھ کے آقاؐ نے مرے
لے لیا بڑھ کے مجھے بھی تہِ داماں دیکھا

لاکھ بیدل تو فریدیؔ بھی ہے فاروقی بھی
داغِ عصیاں ترے دامن پہ نمایاں دیکھا



مقصودِ جاں

یہی مقصودِ دل ہوتا یہی مقصودِ جاں ہوتا
جبینِ شوق ہوتی مصطفٰے کا آستاں ہوتا

نہ کچھ فکرِ مکاں ہوتا نہ احساسِ زماں ہوتا
تمنّا تھی کہ مَیں شام و سحر سجدہ کُناں ہوتا

خموشی مُدّعا ہوتی ہر اک آنسو زباں ہوتا
زبانِ اشکہائے غم سے حالِ دل بیاں ہوتا

اگر ہوتا تو یوں حاصل سکونِ قلب و جاں ہوتا
جبیں در پر ترے دل بے نیازِ دو جہاں ہوتا

مجھے بھی ساقیٔ کوثر پلاتے جام بھر بھر کے
تمنّا تھی کہ میں بھی شاملِ بادہ کشاں ہوتا

نہ آتے رحمت اللعالمیںؐ دنیا میں گر بیدلؔ
تو اپنا حشر کیا ہوتا مقام اپنا کہاں ہوتا



شریعت میں

عقیدت اصلِ ایماں ہے طریقت میں شریعت میں
عقیدت بے محبّت خود فریبی ہے حقیقت میں

وہی تھے کامراں جو مِٹ گئے اُن کی محبّت میں
وہی اَچھے رہے جو چھُپ گئے دامانِ رحمت میں

سراپا عجز بن کر جا، درِ سلطانِ عالَم پر
لہو بن جائے ہر آنسو ترا چشمِ ندامت میں

کبھی تو در خورِ چشمِ کرم سمجھیں گے وہ آخر
یوں ہی رو رو کے خونِ دل کئے جا اُن کی فرقت میں

کریں گے وہ شفاعت اُن گنہگارانِ اُمّت کی
کہ ہیں منجملۂ اہلِ محبّت جو حقیقت میں

وہ رشکِ خُلد وہ آرام گاہِ رحمتِ عالم
جو حاصل ہے وہاں زاہد کہاں وہ لُطفِ جنّت میں

کہے جا مدحتِ شاہِ دوعالم روز و شب بیدل
کوئی تو گُل پسند آئے گا گلہائے عقیدت میں



ثنائے محمدؐ

دل و جاں میں ایسے سمائے محمدؐ
نظر مجھ کو ہر شے میں آئے محمدؐ

مرا ہر نفس ہے برائے محمدؐ
مری زندگی ہے فدائے محمدؐ

رسول و نبی اور ولی روزِ محشر
ہیں سب مُہر بر لب سوائے محمدؐ

زدستِ ملائک ز نارِ جہنّم
چھڑائے محمدؐ بچائے محمدؐ

کبھی عیش میں یاد اُن کی نہ آئی
مصیبت پڑی یاد آئے محمدؐ

محمدؐ برائے زمین و زماں ہیں
زمین و زماں ہیں برائے محمدؐ

نصبِ سنگِ اسود کیا بڑھ کے از خود
حَکَم بن کے تشریف لائے محمدؐ

زہے بخت مجھ کو سرِ حوضِ کوثر
شرابًا طہورا پلائے محمدؐ

فرشتے تو کیا اُن کا مدّاح ربّ ہے
کہ جو بن گئے خاکِ پائے محمدؐ

خدا سے دعا ہے دمِ نزع بیدل
زباں پر ہو میری ثنائے محمدؐ



اکمل الانساں

ایماں مرا حضورؐ دل و جاں حضورؐ ہیں
میری نجات کا سر و ساماں حضورؐ ہیں

آگاہ عرش و فرش سے یکساں حضورؐ ہیں
جس پر عیاں ہے ظاہر و پنہاں حضورؐ ہیں

وہ افضل الملائکہ و اشرف البشر
خُلقِ تمام اکمل الانساں حضورؐ ہیں

فرشِ زمیں کا نور ہیں عرشِ بریں کا نور
روشن ہیں جس سے دونوں جہاں آنحضورؐ ہیں

دستِ طلب بڑھاؤ بصد عجز و انکسار
مائل بہ عفو و بخشش و احساں حضورؐ ہیں

فکرِ تمازتِ خورِ محشر نہیں مجھے
کوثر بدست و خلد بداماں حضورؐ ہیں

بیدؔل مجھے ہو خوف تو کیوں حشر و نشر کا
میں مطمئن ہوں میرے نگہباں حضورؐ ہیں



یا رسول اللہؐ

تمہیں ہو باعثِ تخلیقِ انساں یا رسول اللہ
تمہیں ہو مصحفِ ہستی کا عنواں یا رسول اللہ

خدا ہے مالک الملک، آپ سلطاں یا رسول اللہ
وہ خالق دو جہاں کا، آپ نگراں یا رسول اللہ

پہنچ سکتا نہیں ادراکِ انساں یا رسول اللہ
خدا ہی جانتا ہے آپ کی شاں یا رسول اللہ

ہلال آسا سرِ گردوں بصد عجز و ادب خم ہے
کہ لولاک لما ہے آپ کی شاں یا رسول اللہ

ملائک انس و جاں ارض و سما مہر و مہ و انجم
یہ سب ہیں آپ کے حلقہ بگوشاں یا رسول اللہ

صدائے "یارسول اللہ" نکلے ہر بنِ مُو سے
جو ہو زخمہ زنِ تارِ رگِ جاں "یارسول اللہ"

مجھے حُسنِ عمل کی دیجئے توفیق اے آقاؐ
بہت سُوءِ عمل پر ہُوں پشیماں یارسول اللہ

مزہ جب ہے جنونِ شوق اس درجہ بڑھے بیدؔل
صدا آئے بہ ہر تارِ گریباں یارسول اللہ

دیگر

مَیں ذرّہ، آپ ہیں خورشیدِ تاباں یارسول اللہ
اب اِس ذرّے کو کر دیجے درخشاں یارسول اللہ

بس اک چشمِ توجّہ کا ہُوں خواہاں یارسول اللہ
عطا کیجے مجھے بھی نورِ عرفاں یارسول اللہ

خدا را اِک نگاہِ عفو ساماں یارسول اللہ
پریشاں کُن ہے دل میں داغِ عصیاں یارسول اللہ

عقیدت آپ سے بے حد و پایاں یارسول اللہ
محبت میں ہے دل آتش بداماں یارسول اللہ

درِ اقدس پہ اذنِ باریابی دیجئے شاہا
غمِ ہجراں ہے اب تو مرگ ساماں یارسول اللہ

کئے ہیں میرے آقاؐ آپ نے لاکھوں کے گھر روشن
مرے گھر میں بھی ہو جائے چراغاں یارسول اللہ

مجھے بھی دامنِ رحمت میں لے لیجے مرے آقاؐ
مری بخشش کا بھی ہو جائے ساماں یارسول اللہ

مرے ہر زخم کا مرہم مداوا میرے ہر غم کا
مرے ہر درد کا ہیں آپ درماں یارسول اللہ

پسارے اپنا دامن عتبۂ عالی پہ بیٹھا ہے
یہ بیدؔل بے نوا بے ساز و ساماں یارسول اللہ



خورشیدِ تاباں

مرا در آتشِ اُلفت بسوزاں یارسول اللہ
کہ خاکستر شوَد خاشاکِ عصیاں یارسول اللہ

منم ذرّہ توُئیَ خورشیدِ تاباں یارسول اللہ
بکن ایں ذرّہَ دوں را درخشاں یارسول اللہ

ہلال آسا سرِ گردوں بصد عجز و ادب خم شُد
کہ لولاکَ بشانت گفت سبحاں یارسول اللہ

مسلسل بارشِ انوارِ رحمت می شود آنجا
درِ پاکت تجلّی گاہِ یزداں یا رسول اللہ

بدوں سودائے عشقت زندگی بے کیف می گزرد
درونِ سینہ آتش برفروزاں یارسول اللہ

زبوں حالیَ من بر عتبہِ عالیِ تو آمد
بدہ از رحمتِ بیحد و پایاں یارسول اللہ

ز فرطِ درد و حرماں خونِ دل از چشم می ریزد
چہ گوئمَ مرگ سامانست ہجراں یارسول اللہ

جنونِ شوق خیزد تا بدیں حد کاش کہ بیدَل
صدا آید بہ ہر تارِ گریباں یارسول اللہ



شافعِ روزِ جزا

اللہ کا کرم ہے ہمیں مصطفےٰؐ دیا
بے حد رؤف و شافعِ روزِ جزا دیا

روزِ ازل جو عرش پہ تھا نورِ اوّلین
فرشِ زمیں پہ اُس کو محمدؐ بنا دیا

ضَو ریزیِ جمالِ جہاں تاب کی قسم
سینہ کو رشکِ وادیِ سینا بنا دیا

دنیا بھٹک رہی تھی اندھیروں میں آپؐ نے
بھٹکے ہوؤں کو جادۂ منزل دکھا دیا

ہم سے زیادہ کون ہے دنیا میں خوش نصیب
اپنے حبیبؐ کی ہمیں اُمّت بنا دیا

ہر موئے تن نے آہ کیا مجھ کو بے نقاب
میرا ہر اک عمل سرِ محشر دکھا دیا

دوزخ میں مجھ کو جھونک چکے تھے مرے عمل
تیرا کرم کہ تو نے مجھے آسرا دیا

ذوقِ سجود موجبِ بخشش نہ ہو سکا
کام آ گیا نہ جانے یہ کب کا لیا دیا

افسوس اُن کی یاد نہ آئی کبھی تجھے
ہر لمحہ تو نے عمر کا بے سود گنوا دیا



سلام

بحضور نواسۂ رسولؐ حضرت امام حسین علیہ السلام

باغِ محمدؐی کا گُلِ تر حسینؑ ہے
ساری فضا ہے جس سے معطر حسینؑ ہے

چشم و چراغِ زہرا و حیدرؑ حسینؑ ہے
عالم تمام جس سے منور حسینؑ ہے

ہر اُسوۂ رسولؐ کا مظہر حسینؑ ہے
مجموعۂ صفاتِ پیمبر حسینؑ ہے

رویا ہے جس پہ گنبدِ بے در حسینؑ ہے
ماتم ہے جس کا آج بھی گھر گھر حسینؑ ہے

سر دے کے سر بلند کیا حق کو دہر میں
باطل سے جس کا جھک نہ سکا سر حسینؑ ہے

سینچا لہو سے گلشنِ دینِ محمدؐی
وجہِ بقائے دینِ پیمبر حسینؑ ہے

اسلام کی بقا کے لئے گھر لٹا دیا
قرباں کئے ہیں جس نے بہتر حسینؑ ہے

ہم چومتے ہیں کیوں تجھے اے خاکِ کربلا
صرف اس لئے کہ تیرا مقدر حسینؑ ہے

کیا فائدہ جو نقشِ قدم پر نہ ہم چلے
کہنے کو لاکھ ہم کہیں رہبر حسینؑ ہے

بیدلؔ غلامِ آلِ نبیؐ ہوں مرے لئے
آقا، امام، سیّد و سرور حسینؑ ہے



رسمِ خُلقِ احمدیؐ

وقف اُن کی یاد میں گر زندگی ساری نہ کی
آخرت کی گویا ہم نے کوئی تیاری نہ کی

ہم خطا کاروں پہ رحمت کی نظر اُنؐ کی رہی
کِس قدر بخت ہیں ہم نے وفاداری نہ کی

آستانِ مصطفےٰؐ سے کیا اُسے حاصل ہُوا
جس نے حاضر ہو کے آہ و نالہ و زاری نہ کی

دعویٔ عشق اُس کا سرتا سر غلط جس نے اگر
ہر عمل سے رسمِ خُلقِ احمدیؐ جاری نہ کی

زادِ رہ کچھ بھی نہیں بیدل سفر درپیش ہے
اپنی منزل کے لئے کوئی بھی تیاری نہ کی



کرمِ بے حساب ہو جائے

کوئی جو در سے ترے فیضیاب ہو جائے
دل آفتاب، نظر ماہتاب ہو جائے

کہیں جو حُسن ترا بے نقاب ہو جائے
نگار خانۂ عالم خراب ہو جائے

ترا جلال ہو پردہ درِ حجاب اگر
تو زرد رنگِ رُخِ آفتاب ہو جائے

خدا بھی کرتا ہے اُس کی ہی ناز برداری
جو تیرے عشق میں خانہ خراب ہو جائے

تمہاری یاد میں ٹپکے جو آنکھ سے آنسو
قسم خدا کی وہ دُرِّ خوشاب ہو جائے

بہ اہتمامِ محبت بہ التزامِ ادب
جو در پہ جائے ترے کامیاب ہو جائے

جہاں سے دستِ تصرّف اگر اٹھالیں حضورؐ
تو ایک لمحہ بھی جینا عذاب ہو جائے

وہ خوش نصیب ہے کتنا کہ سجدہ گہ جس کی
درِ حضورِؐ رسالت مآب ہو جائے

کرم حبیبِؐ خدا کا شریکِ حال ہو گر
یہ کائنات مرے ہمرکاب ہو جائے

مَیں پُل صراط سے با عافیت گزر جاؤں
حضورؐ یہ کرم بے حساب ہو جائے

ذلیل ہوں نہ مسلمان کبھی جہاں میں اگر
ہر ایک عاملِ اُمّ الکتاب ہو جائے

کہی ہے بیدلؔ خستہ بڑی عقیدت سے
یہ نعت کاش مری باریاب ہو جائے



نمازِ عشق

بسکہ وہی پہنچتا ہے تا بہ مقامِ نازِ عشق
جُھک کے اُٹھے نہ پھر کبھی جس کا سرِ نیازِ عشق

سجدے میں ہے سرِ حسینؓ تیغ ہے حلق پر رواں
ہوتی ہے اس طرح ادا وقتِ قضا نمازِ عشق

نقشِ قدم حسینؓ کا راہنمائے عشق ہے
چومئے سر چڑھائیے خاکِ رہِ حجازِ عشق

عشق کی روح بھی گئی آہ حسینؓ تیرے ساتھ
کرتے رہیں گے عمر بھر نوحۂ جانگدازِ عشق

فرش سے کس کو جستجو لے گئی عرش کی طرف
"پہنچا کہاں سے ہے کہاں سلسلۂ درازِ عشق"

تجھ سے مری نمود ہے مجھ سے تری نمود ہے
تو بھی ہے کارسازِ عشق مَیں بھی ہوں کارسازِ عشق

عشق زمانہ و مکاں عشق ہے تا بہ لامکاں!
فرشِ زمیں بساطِ عشق عرش بریں فرازِ عشق

عشق جمالِ زندگی عشق کمالِ زندگی
گائے جا گائے جا یُونہی نغمۂ سوز و سازِ عشق

پُوچھ نہ ہم سے جا کے خود دیکھ لے بیدلِ حزیں
کرب و بلا کی خاک ہے عقدہ کشائے رازِ عشق



آرزوئے مدینہ

مری زندگی جستجوئے مدینہ
مجھے صبح و شام آرزوئے مدینہ

کوئی آنکھ اٹھائے تو سوئے مدینہ
ہے جاں سے عزیز آبروئے مدینہ

خیابانِ باغِ ارم سے حسیں تر
وہ راہِ مدینہ وہ کوئے مدینہ

مری جان کیا کائناتِ دو عالم
تصدّق ہے بر آبروئے مدینہ

سُنا ہے مدینہ ہے کعبے کا کعبہ
یہ سچ ہے تو اک سجدہ سُوئے مدینہ

اُن آنکھوں کو میں چُومنا چاہتا ہوں
جن آنکھوں نے دیکھا ہے رُوئے مدینہ

کوئی عرض کر دے یہ آقا سے جاکر
ہے بیدل کو بھی آرزُوئے مدینہ

نہ کیوں نعت مقبول ہو میری بیدل
کہ ہُوں شاعرِ خوش گلُوئے مدینہ



دریائے عطا

یہ کس کا میں نقشِ کفِ پا دیکھ رہا ہوں
تصویرِ رہ عرشِ عُلا دیکھ رہا ہوں

روضے پہ ہجومِ فقرا دیکھ رہا ہوں
بہتا ہوا دریائے عطا دیکھ رہا ہوں

رُک جائے جبل اور ہو اشارے سے قمر شق
ہیں زیرِ نگیں ارض و سما دیکھ رہا ہوں

ہاں بھیجتے ہیں تم پہ درود اوّل و آخر
ہیں مدح سرا صبح و مسا! دیکھ رہا ہوں

از فرشِ زمیں تا بہ فلک جلوے ہی جلوے
صد رشکِ ارم ساری فضا دیکھ رہا ہوں

انوار کی بارش ہے سرِ گنبدِ خضریٰ
شانِ شہِ لولاک لمَا دیکھ رہا ہوں

طیبہ میں سمٹ آئی ہے ہر سمت سے دنیا
مَیں عظمتِ محبوبِ خدا دیکھ رہا ہوں

تا حدِ نظر سیلِ تجلّی ہے بہر سُو
طیبہ کی پُر انوار فضا دیکھ رہا ہوں

مہر و ماہ و انجم میں بہاروں میں گلوں میں
حُسنِ رُخِ انور کی ضیا دیکھ رہا ہوں

کلیوں کے تبسّم میں ستاروں کی چمک میں
اُس جانِ دو عالم کی ادا دیکھ رہا ہوں

کیا شاہ و گدا کیا کِہ و مِہ در پہ سبھی کو
با دیدۂ نم محوِ دعا دیکھ رہا ہوں

اے دیدۂ شوق اُٹھ نہ سوئے گنبدِ خضریٰ
میں جرأتِ نظّارہ ذرا دیکھ رہا ہوں

گلشن ہو بیاباں ہو سمندر ہو کہ دریا
فیضانِ محمدؐ بخدا دیکھ رہا ہوں

دامن کو پسارے شہِ کونینؐ کے دوارے
بیٹھے ہیں سبھی شاہ و گدا دیکھ رہا ہوں

ہر چند کہ بے حد ہیں معاصی مرے آقا
رحمت تری اس سے بھی سِوا دیکھ رہا ہوں

تم جاؤ گے کس منہ سے درِ خواجہ پہ بیدؔل
ہر گام ملوّث بہ خطا دیکھ رہا ہوں



ولائے مصطفیٰؐ

دل وہی دل ہے کہ جس میں ہو ولائے مصطفیٰؐ
جاں وہی جاں ہے کہ ہو جائے فدائے مصطفیٰؐ

زندگی ہی بن گئی ہے اب ولائے مصطفیٰؐ
ہیچ ہے میری نظر میں ماورائے مصطفیٰؐ

حق نے لولاکَ لما کہہ کر یہ واضح کر دیا
کائناتِ ہر دو عالم ہے برائے مصطفیٰؐ

مہر لوٹ آئے اشارے پر کہ ہو دو نیم ماہ
ہے رضائے حق بہرصورت رضائے مصطفیٰؐ

ارتباطِ جسم و جاں ہے باعثِ ذکرِ حبیبؐ
اِتصالِ روح و دل وجہِ ولائے مصطفیٰؐ

ہے رہِ طیبہ کا ہر ذرّہ تحیّر آفریں
ہر قدم پر ہے گمانِ نقشِ پائے مصطفیٰؐ

وعدۂ بخشش لیا ربّ سے شبِ معراج میں
کس قدر تھے مہرباں امت پہ ہائے مصطفیٰؐ

روزِ محشر ہاتھ پھیلائے شفاعت کے لیے
کس کو جرأت کس کو ہمت ہے سوائے مصطفیٰؐ

مانگنے دے نالہ و فریاد کرنے دے مجھے
چھوڑ دے اے محتسب میں ہوں گدائے مصطفیٰؐ

تیری جنّت وہ ہے زاہد حور و غلماں جس میں ہیں
میری جنّت زیرِ دامانِ ردائے مصطفیٰؐ

سر پہ ڈالوں لب سے چوموں آنکھ میں رکھ لوں اسے
راہِ طیبہ میں ملے گر خاکِ پائے مصطفیٰؐ

مجھ سراپا معصیت پر اور کرم گستر نظر
میرا دل قربان میری جاں فدائے مصطفیٰؐ

یہ دُعا ہے روزِ محشر یاالٰہ العالمیں
ہاتھ میں ہو میرے دامانِ قبائے مصطفیٰؐ

ہاں ثنائے مصطفیٰؐ بیدؔل کئے جا روز و شب
ہے کلیدِ جنّت الماویٰ ثنائے مصطفیٰؐ

دیگر

اللہ اللہ دیکھنا شانِ عطائے مصطفیٰؐ
روم و فارس ہیں تہہِ پائے گدائے مصطفیٰؐ

رکھ دیا قدموں میں لا کے گھر کا سب مال و منال
کس قدر صدیقؓ تھے غرقِ وِلائے مصطفیٰؐ

ہو گئے حلقۂ بگوشِ مصطفیٰؐ حضرت عمرؓ
بن گئی وجہِ بقائے دیں دعائے مصطفیٰؐ

ساری دولت وقف کردی خدمتِ دیں کے لئے
ہے کوئی عثماں غنیؓ جیسا گدائے مصطفیٰؐ

بسترِ آقاؐ پہ لیٹے حلقۂ کفّار میں
کون ہو سکتا ہے حیدرؓ سا فدائے مصطفیٰؐ

سارے عالم میں ہے دینِ مصطفیٰؐ چھایا ہُوا
سارا عالم آج ہے زیرِ لوائے مصطفیٰؐ

منقبت بھی فیض اُن کا نعت بھی اُن کا کرم
میرا ہر ہر شعر ہے بیدؔل عطائے مصطفیٰؐ



اظہارِ تمنّا

کاش ہم عالمِ رؤیا میں نظارا کرتے
آپؐ کو دیکھ کے پھر کچھ بھی نہ دیکھا کرتے

ہم کھڑے ہوتے کبھی بیٹھتے سجدہ کرتے
زندگی یوں درِ اقدس پہ گزارا کرتے

حالِ دل آپؐ سے اشکوں کی زبانی کہتے
یوں ادب سے لبِ خاموش کو گویا کرتے

روزِ محشر اُنہیں دیکھا جو گنہگاروں نے
اُنؐ کے دامن سے لپٹ ہی تو گئے کیا کرتے

آپؐ کے در پہ جبیں رکھ کے اُٹھاتے نہ کبھی
ہم تو اِس حُسنِ عقیدت کو نہ رُسوا کرتے

لب کشائی درِ اقدس پہ ہے گو سُوئے ادب
اپنے اشکوں سے ہی اظہارِ تمنّا کرتے

نورِ ایماں ہی نہیں قلب و نظر میں ورنہ
ہم تو انگشت کو رشکِ یدِ بیضا کرتے

اب تو یارب یہ تمنّا یہ دُعا ہے میری
جان نکلے تو فقط ذکر اُنہیں کا کرتے

ہمیں مِل جاتا اگر اِذنِ حضوری بیدل
واپسی کا کبھی ہرگز نہ ارادہ کرتے



شافعِ عاصیاں

شافعِ عاصیاں ہیں حضورؐ
رحمتِ بے کراں ہیں حضورؐ

گو نظر سے نہاں ہیں حضورؐ
مہر و مہ میں عیاں ہیں حضورؐ

اُن کے ہو کر تو دیکھو ذرا
کس قدر مہرباں ہیں حضورؐ

مالکِ دو جہاں ہے خدا
خُسروِ دو جہاں ہیں حضورؐ

بزمِ ہستی کا ہیں وہ چراغ
یہ جہاں جسم، جاں ہیں حضورؐ

بیکسو! فکر و غم نہ کرو
والیِ بیکساں ہیں حضورؐ

بیدلِ غمزدہ کے لئے
راحتِ قلب و جاں ہیں حضورؐ



فیضانِ محمدؐ

شمس و قمر فیضانِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم
عکسِ رُخِ تابانِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

روحِ امیں دربانِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم
کتنی ہے اونچی شانِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

ذکرِ نبیؐ سے روح کو تسکیں فکرِ نبیؐ سے قلب کو راحت
کیوں نہ ہوں مدحت خوانِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

مجھ کو یقیں ہے میرا ہے ایماں جاری رہے گا تا بہ قیامت
سلسلۂ فیضانِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

سب پہ نظر ہے سب پہ کرم ہے جن و بشر کیا مور و مگس کیا
کس پر نہیں احسانِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

اشرف و افضل اکرم و اکمل نورِ مجسم خُلق سراپا
ارفع و اعلیٰ شانِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

صاحبِ لولاک آپؐ ہوئے ہیں عرشِ بریں پر آپؐ گئے ہیں
یہ ہے علوِ شانِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

بیدلِ عاصی کی یہ دُعا ہے حشر کے دن اے داورِ محشر
ہاتھ میں ہو دامانِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

دیگر

چاروں صحابہ جانِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم
سب ہمہ تن قربانِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

آلِ محمدؐ ہوں کہ صحابہؓ ہم کو ہے سب سے عشق و عقیدت
سارے ہیں محبوبانِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

کوئی کرے تو اُن پہ تبرّا جاں سے بھی اپنی ہم کو ہے پیارا
مرتبۂ خاصانِ محمدؐ صلی اللہ علیہ وسلم

بعد پیمبر رتبۂ ایشاں از ہمہ ارفع از ہمہ اعلیٰ
آئینہ دارِ شانِ محمدؐ صلی اللہ علیہ وسلم

کاش تجھے ہوتی یہ خبر بوبکرؓ و عمرؓ عثمانؓ و علیؓ ہیں
طالب و مطلوبانِ محمدؐ صلی اللہ علیہ وسلم

معجزۂ معراج کو سمجھا چاند پہ جا کر اہلِ جہاں نے
غیر بھی مانے شانِ محمدؐ صلی اللہ علیہ وسلم

لاکھوں فرشتے، اللہ اکبر! چومنے آئیں عرشِ بریں سے
عتبۂ عالیشانِ محمدؐ صلی اللہ علیہ وسلم

بیدلِ عاصی میری زباں پر مدحتِ شاہِؐ طیبہ و بطحا
خاص ہے یہ احسانِ محمدؐ صلی اللہ علیہ وسلم



درِ خیرالانامؐ

کام آخر جذبۂ شوقِ تمام آ ہی گیا
ساقیِ کوثر کا مجھ تک دورِ جام آ ہی گیا

کس قدر تھا مضطرب بے چین ناکامی پہ میں
آخرش پیشِ نظر بیتُ الحرام آ ہی گیا

کیوں ہراساں ہو گیا لے آ گئی منزل تری
جستجو تھی جس کی اے دل وہ مقام آ ہی گیا

ناخدا محبوبؐ ربّ پھر کیا مجھے طوفاں کا خوف
ڈوبتی کشتی کو ساحل کا پیام آ ہی گیا

بارشِ انوار ہوتی ہے جہاں صبح و مسا
غیرتِ فردوس آخر وہ مقام آ ہی گیا

آپ لے لیجیے مجھے اپنی غلامی میں حضورؐ
آپ کے در پر غلاموں کا غلام آ ہی گیا

آرزو تھی جس کی اک مدّت سے اے بیدلؔ مجھے
وہ درِ رحمت، درِ خیر الانام آ ہی گیا



اللہ اکبر

عظمتِ ربیّ اللہ اکبر
شانِ الٰہی اللہ اکبر
رعبِ جلالی اللہ اکبر
دل پہ ہے طاری اللہ اکبر
نورِ الٰہی اللہ اکبر
ہر سو تجلّی اللہ اکبر
اللہ اکبر اللہ اکبر
لب پہ ہے جاری اللہ اکبر
بیتِ حرم ہے آنکھوں کے آگے
حمدِ الٰہی اللہ اکبر
دنیا سمٹ آئی بیتِ حرم میں
رحمتِ باری اللہ اکبر
سب کی زباں پر حمد و ثنا ہے
ذکرِ الٰہی اللہ اکبر
ایک ہی مقصد ایک ہی منزل
ہر کہہ و مہ کی اللہ اکبر
کوئی کھڑا ہے کوئی ہے بیٹھا
سجدے میں کوئی اللہ اکبر

محوِ طوافِ کعبہ، لبوں پہ — حمد و ثنا بھی اللہ اکبر
چھُو بھی رہے ہیں رُکنِ یمانی — اشک بھی جاری اللہ اکبر
حجرِ اسوَد چوم رہے ہیں — لب پہ دعا بھی اللہ اکبر
جائے خلیل اللہ پہ آکر — نفل ادا کی اللہ اکبر
مأ زم زم ٹھہرا نہ ٹھہرے — چشمہ ہے جاری اللہ اکبر
مأ زم زم خوب پیا ہے — پیاس ہے پھر بھی اللہ اکبر
مروَہ صَفا پر چل کے سعی کی — مانگی دعا بھی اللہ اکبر
شاہ و گدا سب در پہ ہیں حاضر — سب ہیں سوالی اللہ اکبر
ایک وہ داتا ایک وہ مولیٰ — سب ہیں بھکاری اللہ اکبر
سب پہ نظر ہے سب پہ کرم ہے — اُس کی کریمی اللہ اکبر
جبلِ رحمت آیۂ رحمت — رحمتِ ربّی اللہ اکبر

یہ ہے مقامِ رحمت و بخشش — بخششِ باری اللہ اکبر
مالکِ کُل بھی خالقِ کُل بھی — ربّ بھی ہے تو ہی اللہ اکبر
میرا سہارا اے مالکِ کُل — ذات ہے تیری اللہ اکبر
میں ہمہ عصیاں تو ہمہ رحمت — ربِّ اغفرلی اللہ اکبر
بخش دے تو ماں باپ کو میرے — عرض ہے ربّی اللہ اکبر
اہل و عیال احباب و اعزّا — ان پر کرم بھی اللہ اکبر
گزرے تری ہی یاد میں یارب — عمر یہ ساری اللہ اکبر
تیرا کرم ہے مجھ کو بلایا — بھیج نہ خالی اللہ اکبر

آیا ہے بیدؔل بن کے سوالی
بھر دے یہ جھولی اللہ اکبر



دیارِ حبیبؐ

وہ دیکھو دیارِ حبیب آ رہا ہے
مرا کعبۂ دِل قریب آ رہا ہے

بہ ہر گام صلِّ علیٰ ہو زباں پر
حریمِ جمالِ حبیبؐ آ رہا ہے

چلو دست بستہ نگاہیں جھکائے
درِ غمگسار و حسیب آ رہا ہے

حضورؐ اِک نگاہِ کرم کیجئے گا
بحالِ پریشاں غریب آ رہا ہے

درِ مصطفےٰؐ میری منزل ہے بیدلؔ
نظر مجھ کو اپنا نصیب آ رہا ہے



فضائے مدینہ

بہت روح پرور فضائے مدینہ
بڑی جانفزا ہے ہوائے مدینہ

پُر انوار صبح و مسائے مدینہ
ہے صد رشکِ جنّت فضائے مدینہ

تمام انس و جاں و ملائک ہیں حاضر
دو عالم ہیں زیرِ لوائے مدینہ

ادب سے نظر جُھک گئی دیکھتے ہی
تجلّی گہِ مہ لقائے مدینہ

عجب بُقعۂ نُور ہے سبز گنبد
شبِ قدر جیسے لٹائے مدینہ

شعاعِ تجلّی سے معمور ہے دل
یہی تو ہے حسنِ عطائے مدینہ

یہاں کیوں نہ ہو ہر طرف امن و راحت
کہ ہے عرش سقفِ عُلائے مدینہ

وہ بھٹکے رہِ راست سے غیر ممکن
نگاہوں میں جس کی سمائے مدینہ

ہے مقصود مدح و ثنائے محمدؐ
بعنوانِ مدح و ثنائے مدینہ

ہر اک آئے کعبہ میں مانگے خدا سے
جو مانگا ہے وہ لینے جائے مدینہ

کفِ پائے اقدس کے بوسے لئے ہیں
مبارک ہو خاکِ شفائے مدینہ

مَیں ہرگز نہ مانوں میں ہرگز نہ دیکھوں
اِرم بھی ملے گر بجائے مدینہ

ذرا نفسِ ناپاک کو پاک کر لوں
نفَس کھینچ پیہم ہوائے مدینہ

یہی زندگی ہے یہی مقصدِ زیست
وِلائے حبیبؐ ولائے مدینہ

الٰہی پھر اک بار توفیق دے دے
پھر اک بار ہوں رہگزائے مدینہ

حضورؐ آپ ہی کا کرم ہے وگرنہ
خطا کار و عاصی اور آئے مدینہ

حضورؐ آپ سے ہوں شفاعت کا طالب
کرم کیجئے مَیں فدائے مدینہ

حضور ایک بار اور اذنِ حضوری
کہ راس آ گئی ہے ہوائے مدینہ

پسِ مرگ دو گز زمین چاہتا ہوں
کرم کیجے فرماں رَوائے مدینہ

مَیں جس دن چلا ہوں مدینے سے بیدلؔ
اُسی دن سے ہے لب پہ ہائے مدینہ



خیر بیکراں ہیں حضورؐ

وجۂ تخلیقِ دو جہاں ہیں حضورؐ
محرمِ رازِ کُن فکاں ہیں حضورؐ

پیکرِ رحمت و اماں ہیں حضورؐ
برکت و خیرِ بیکراں ہیں حضورؐ

غایتِ کائناتِ کُل ہیں آپؐ
از مکاں تا بہ لامکاں ہیں حضورؐ

زینتِ عرش و جانِ رحمت ہیں
آپ ممدوحِ قدسیاں ہیں حضورؐ

آپ ہیں ساری کائنات کی روح
یہ جہاں جسم اور جاں ہیں حضورؐ

آپؐ نورِ مبین حق ٹھہرے
سارے عالم میں ضوفشاں ہیں حضورؐ

پردہ فرما لیا ہے دُنیا سے
پردہ میں رہ کے بھی عیاں ہیں حضورؐ

ہاں عبارت ہے زندگی اُن سے
جان و جانان و جانِ جاں ہیں حضورؐ

مقصدِ زندگی ہے ذِکر اُن کا
وجۂ تسکینِ قلب و جاں ہیں حضورؐ

بندوں کو پھر مِلا دیا رب سے
محسنِ نسلِ اِنس و جاں ہیں حضورؐ

ایک ہی صف میں کھڑے ہیں شاہ وگدا
سب پہ اِک جیسے مہرباں ہیں حضورؐ

کون سوچے کہ ہم ہیں عصیاں کوش
کون جانے کہ سرگراں ہیں حضورؐ

وہ حیاۃ النبیؐ ہیں دیکھتے ہیں
بہرِ اُمّت دعا کناں ہیں حضورؐ

ہم درود و سلام بھیجتے ہیں
ہاں پہنچتا ہے وہ جہاں ہیں حضورؐ

ق

حضرتِ زیدؓ سے کوئی پوچھے
کتنے خوش خلق و مہرباں ہیں حضورؐ

باپ سے زیدؓ یوں ہوئے گویا
میری دُنیا مرا جہاں ہیں حضورؐ

"مَیں ہی واقف ہوں اُس حقیقت سے
کتنے مشفق ہیں مہرباں ہیں حضورؐ"

"مَیں غلام اِن کا یہ مِرے آقا
مملکتِ دل ہے حکمراں ہیں حضورؐ"

"چھوڑ سکتا نہیں حضورؐ کو مَیں
میرے مولیٰ ہیں حرزِ جاں ہیں حضورؐ"

مَیں یہاں دِل مرا مدینے میں
کس قدر نزدِ قلب و جاں ہیں حضورؐ

مجھ کو اک بار پھر بلا لیجے
آپ دل دار و مہرباں ہیں حضورؐ

رَبّ سے کیجے دُعا مرے حق میں
آپ سرخیلِ مقبلاں ہیں حضورؐ

خوفِ محشر ہو کاہے کو بیدل
عاصیوں کے لئے اماں ہیں حضورؐ



سلام

بحضور امام حسین علیہ السلام

محمدؐ عربی کی شبیہہ و شان ہیں حسینؑ
علیؑ کا ذکر ہیں زہرہؑ کی داستاں ہیں حسینؑ

تمام محرمِ اسرارِ کُن فکاں ہیں حسینؑ
تمام اصل و حقیقت کے رازداں ہیں حسینؑ

یہ دیں ہے پیکرِ اطہر تو اس کی جاں ہیں حسینؑ
کتابِ صدق ہیں دینِ متیں کی شاں ہیں حسینؑ

صدائے حق بھی وہی رہنمائے حق بھی وہی
چراغِ جادۂ حق میرِ کارواں ہیں حسینؑ

حسینؑ آئینہ لا الٰہ الا اللہ
نمودِ عظمتِ معبودِ دوجہاں ہیں حسینؑ

وفا سرشت و رضا جُو ادا شناسِ رسولؐ
صفاتِ عبد کی تصویرِ بے گماں ہیں حسینؑ

وہ عینِ معنیٔ صبر و رضا و عزم و یقیں
کہ متّصف بہ صفاتِ پیمبراں ہیں حسینؑ

جو اہلِ دل ہیں وہ کرتے ہیں کسبِ نور اُن سے
فروغِ شمعِ شبستانِ عاشقاں ہیں حسینؑ

وہ جس نے عزم و شجاعت کو حوصلہ بخشا
شکوہِ کوہِ گراں ضیغمِ ژیاں ہیں حسینؑ

حسینؑ خانۂ بے رنگ و نور کا ہیں چراغ
جہانِ تیرہ میں خورشیدِ ضوفشاں ہیں حسینؑ

گیا جو دَر پہ طلب سے سوا مِلا اُس کو
متاعِ دنیوی و دینِ بیکراں ہیں حسینؑ

زمینِ کرب و بلا اس امر کی شاہد
یزید دشمنِ حق، حق کے پاسباں ہیں حسینؑ

یزید قعرِ مذلّت میں جا گرا آخر
فلک وقار ہیں خورشیدِ ضوفشاں ہیں حسینؑ

زمانہ رہے گا پڑھ پڑھ کے تا ابد جس کو
کتابِ زیست کا وہ بابِ خونچکاں ہیں حسینؑ

زمانہ جس کو فراموش کر نہیں سکتا
زمینِ کرب و بلا کی وہ داستاں ہیں حسینؑ

نہا کے خوں میں گئے سر بکف حضورِ حق
تبھی سے زینتِ آغوشِ قدسیاں ہیں حسینؑ

جہانِ فانی کو چھوڑا ہے سُرخرو ہو کر
ریاضِ خُلد کے گُل رنگ نوجواں ہیں حسینؑ

لہو سے گُلشنِ دینِ محمدؐی سینچا
بقائے ملّتِ اسلام کا نشاں ہیں حسینؑ

جہاں جہاں حق و باطل ہے برسرِ پیکار
معینِ حق و صداقت وہاں وہاں ہیں حسینؑ

سنو! حسینؑ کا کردار جس نے اپنایا
تو اِس کی رُوح و دل و دیدہ و زباں ہیں حسینؑ

خبر بھی ہے کہ وہ زندہ ہیں دیکھتے ہیں ہمیں
کہ عیش کوش ہیں ہم اور سرگراں ہیں حسینؑ

جو اُن کے نقشِ قدم پر چلے حسینی ہے
فقط اِسی کے نگہدار و پاسباں ہیں حسینؑ

وہ کیا عقیدت و اُلفت کہ جو نہ ہو ظاہر
عمل میں، قول میں، کردار میں، کہاں ہیں حسینؑ

نہیں ہے کوئی بھی جن کا حسینؑ اُن کے ہیں
یہ امرِ حق ہے کہ تقدیرِ بیکساں ہیں حسینؑ

صحابہ جسمِ رسالت ہیں اہلِ بیت ہیں روح
کوئی بتائے کہ ان سے جُدا کہاں ہیں حسینؑ

رحیم و نرم جو آپس میں کافروں پہ شدید
وہ مومنین ہیں اور ان کے درمیاں ہیں حسینؑ

کہا خلیفۂ ثانی نے اے پسر سچ ہے
کہ ہم غلام ہیں آقائے دوجہاں ہیں حسینؑ

تو بس غلامِ غلامانِ اہلِ بیت ہوں مَیں
مرے لئے سببِ بخشش و اماں ہیں حسینؑ

مرے دکھوں کا مداوا مرے غموں کا علاج
غرض کہ موجبِ تسکینِ قلب و جاں ہیں حسینؑ

حسینؑ اس کے ہیں اور وہ حسینؑ کا بیدلؔ
کہ جس کی جرأت و کردار میں عیاں ہیں حسینؑ



دو گز زمیں ملے

محبوب اور محب سرِ عرشِ بریں ملے
جیسے ضیائے مہر سے ماہِ مبیں ملے

طیبہ کی یا الٰہی مجھے سرزمیں ملے
سنگِ درِ حبیبؐ سے میری جبیں ملے

پھرتا ہوں مَیں مدینے کی گلیوں میں ڈھونڈتا
چوموں جو اُن کا نقشِ کفِ پا کہیں ملے

جی چاہتا ہے بس اُسی در پہ پڑا رہوں
سچ تو یہ ہے سکوں ملے تو وہیں ملے

دامن پسارے بیٹھا ہوں در پر حضورؐ کے
مجھ کو بھی بھیک اے شہِ دُنیا و دیں ملے

بیدلؔ یہ آرزو ہے مدینے میں موت آئے
اور جنت البقیع میں دو گز زمیں ملے



عظمتِ سلطانِ مدینہ

طیبہ کی سرزمین بھی کس درجہ حسیں ہے
مجھ کو یقین ہے یہی فردوسِ بریں ہے

کہتے ہیں سب مدینہ جسے خلدِ بریں ہے
آرامگاہِ صاحبِ لولاک یہیں ہے

بطحیٰ[1] میں اور طیبہ میں کچھ فرق نہیں ہے
وہ مرکزِ سجود یہ گہوارۂ دیں ہے

اللہ ! شان و عظمتِ سلطانِ مدینہ
فوجِ ملائکہ کہ متنزل بہ زمیں ہے

اب ہوشِ جسم و جاں نہ خیالِ سحر و شب
سنگِ درِ حبیب ہے اور میری جبیں ہے

اک سجدہ چاہتا ہوں مدینے کی طرف بھی
کہتے ہیں جس کو کعبہ کا کعبہ وہ یہیں ہے

مدّت ہوئی مدینے سے آئے ہوئے بیدلؔ
دل میرا رہ گیا تھا وہاں اب بھی وہیں ہے



بُوئے مدینہ

نہیں کچھ بھی اَب بر سرِ طُورِ سینا
تجلّی گہِ کبریا ہے مدینہ

ہے جس آنکھ اور دِل میں نورِ مدینہ
وہی دِل منوّر وہی آنکھ بینا

پسینے سے آئے جو بُوئے مدینہ
وہ ہے مُشک و عنبر سے بہتر پسینہ

مدینہ میں روضے پہ وہ سبز گنبد
زمیں کی جبیں پر ہے گویا نگینہ

نماز اصلِ ایمان و معراجِ مومن
یہی عرش تک ہے پہنچنے کا زینہ

یہی زندگی مقصدِ زندگی ہے
قیام و رکوع و سجودِ شبینہ

حضورؐ آپ کی سیرتِ طیّبہ نے
سکھایا ہمیں زندگی کا قرینہ

نہیں مجھ کو دعویٰ مگر یہ بھی سچ ہے
تمہاری ہے اُلفت سے معمور سینہ

مجھے اور جینے کی حسرت نہیں ہے
جو جینا پڑے تو مدینے میں جینا

مجھے اپنی رحمت کا دیجیے سہارا
کہ طوفاں کی زد میں ہے میرا سفینہ

بُلا لیجئے اپنے بیدلؔ کو آقا
کہ ہر دم زباں پر ہے اُس کی مدینہ



مُقبلانِ ربّ

وہ مُقبلانِ رب تھے شیدائیانِ حق تھے
بخشش کی دی بشارت اُن کے لئے خُدا نے
رضوان کی وہ بیعت قرآن کی شہادت
جاہل ہے جو نہ جانے کافر ہے جو نہ مانے



قطعہ

مُسلم کو گرفتارِ بلا دیکھ رہا ہوں
ہر سمت ہے اک حشر بپا دیکھ رہا ہوں
ناداری و بدحالی و رُسوائی و ذلّت
مرکز سے جُدائی کی سزا دیکھ رہا ہوں